© rasailojaraid.com

سیاستِ نبوی اور فرنگی کی ''پالیٹکس''

نوید مسعود ہاشمی

برصغیر پاک و ہند میں فرنگی سامراج کے سب سے بڑے باغی خطیب، اقلیم خطابت کے شہنشاہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ۱۹۴۵ء میں لاہور میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''سارے قرآن میں ''پالیٹکس'' کے مفہوم میں سیاست کا لفظ نہیں۔ ہاں میں جانتا ہوں اس کے معنی ''مکر'' (تدبیر) کے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی سیاست احکام الٰہی کے نفاذ کی تدبیر ہے اور ''پالیٹکس'' فرنگی مقامروں کی ایجاد ہے، جس کا مطلب ہی فریب دہی ہے۔ پالیٹیشنز کے وعدے پورے ہونے کے لیے نہیں بلکہ ٹالنے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ ان بدبختوں کے دل پر خدا کے سوا ہر شے کا خوف غالب ہے۔

میں نے ''پالیٹکس'' سے زیادہ شریر لفظ نہیں دیکھا۔ یہ خدع و فریب کے ایک ایسے اجتماعی کاروبار کا نام ہے۔ جس سے بابو لوگ اغراض کی دکان چمکاتے ہیں۔ اس دور میں ''پالیٹکس'' کا مطلب فتنہ خیزی، فتنہ پروری اور فتنہ انگیزی ہے۔''

منگل ۱۷؍ جولائی کی شام یہ خاکسار ریذیڈنٹ ایڈیٹر اوصاف ملتان مہر عزیز اور نامور عالم دین قاری عبدالوحید قاسمی کے ہمراہ دار بنی ہاشم میں پہنچا تو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرمائے ہوئے یہ الفاظ میرے ذہن میں جگنو کی طرح جگمگا رہے تھے۔ میں ان الفاظ کے تناظر میں خانوادہ بخاریؒ کے وارثین کو پرکھنے کا تہیہ کر چکا تھا۔ دار بنی ہاشم میں ہمارا استقبال مجلس احرار اسلام کے نائب امیر سید محمد کفیل بخاری نے کیا۔

سید محمد کفیل بخاری امیر شریعتؒ کے نواسے بھی ہیں اور انہوں نے بھی اپنے سربلند آباء کی طرح اپنی زندگی کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ ملک میں کہیں بھی فتنہ قادیانیت یا مسئلہ ناموس رسالت ہو؛ سید کفیل بخاری مجلس احرار اسلام کی نمائندگی کے لیے وہاں صف اوّل میں کھڑے ہوتے ہیں۔ میں نے دار بنی ہاشم میں بنے ہوئے گھروں، مدرسے، مسجد کو دیکھا تو ہر طرف سادگی ہی سادگی نظر آئی۔ نہ چمکتے ہوئے ماربل اور نہ ہی دمکتے ہوئے قالین، نہ مرصع و مزیّن صوفے اور کرسیاں بلکہ جن چارپائیوں پر پہلے سے روشن چہروں والے بزرگ بیٹھے ہوئے تھے۔ انھیں چارپائیوں پر ہمیں بھی بڑے پروٹوکول کے ساتھ بٹھا دیا گیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو اللہ پاک نے چار بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا تھا۔ آپ کے چاروں بیٹے دینی و دنیاوی اور روحانی علوم کے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ خطابت، تلاوت، سچائی و حق گوئی، ان کا خاصہ ٹھہری۔ پاکستان میں سب سے بڑا سیاستدان مرحوم نواب زادہ نصر اللہ خان کو قرار دیا جاتا ہے اور نواب زادہ نصر اللہ خان مرحوم، مجلس احرار اسلام کے سابق جنرل سیکرٹری بھی رہ چکے تھے لیکن امیر شریعتؒ کے

انتظامیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چاروں نام ور فرزندوں اور نواسوں کو اللہ پاک نے پالٹیکس سے مکمل طور پر محفوظ رکھا۔ بڑے دونوں بیٹے حضرت مولانا سید عطاء المنعم بخاریؒ اور حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری وفات پا چکے ہیں مگر وہ مرتے دم تک ''پالٹیکس'' کی لعنت سے مکمل طور پر محفوظ رہے۔ تیسرے نامور فرزند سید عطاء المومن بخاری سے ملاقات کے لیے جب ان کے سادہ سے گھر میں پہنچے تو انھوں نے شربت جام شیریں کے ساتھ ساتھ اپنی دلنواز اور روح افزا گفتگو سے بھی ہمیں مستفید فرمایا۔

امیر شریعت کے چوتھے فرزند ارجمند پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری آج کل مجلس احرار اسلام کے مرکزی امیر بھی ہیں۔

ان چاروں نامور بھائیوں نے اپنے آپ کو نہ صرف یہ کہ ''پالیٹکس'' کی علتوں سے بچائے رکھا بلکہ ان کے سربلند بابا امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری انہیں جو جماعت اور مشن سونپ کر گئے تھے، انھوں نے اس سے سرمو بھی انحراف نہ کیا۔

۱۹۳۰ء میں محدث العصر امام انور شاہ کاشمیری نے پانچ سو علماء اور بڑی شخصیات کی موجودگی میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ہاتھ پہ بیعت کر کے انہیں ''امیر شریعت'' کے لقب سے نوازا۔

۱۹۲۹ء سے ۲۰۱۲ء تک مجلس احرار اسلام کا ۸۳ برس کا یہ سفر اک ایسا درخشندہ اور روشن سفر ہے کہ جس کے اگر ایک ایک لمحے کو بھی آب زر سے لکھا جائے تو تب بھی حق ادا نہیں ہوتا۔ امیر شریعت نجانے کن روحانی مقامات کے اعلیٰ درجات پر فائز تھے کہ ۱۹۴۵ء میں انبیاء کرام کی سیاست اور فرنگی کی ''پالٹیکس'' کے بارے میں آپ نے جو تجزیہ پیش کیا تھا۔ آج اڑسٹھ سال گزرنے کے باوجود آپ کے کہے ہوئے تمام الفاظ حرف بحرف سچ ثابت ہوئے۔ پینسٹھ سال ہو گئے پاکستان کو بنے ہوئے پاکستانی قوم کے حصے میں فرنگی ''پالٹیکس'' کے اداکار تو آئے کہ جو اپنے آپ کو بڑے فخر سے پالیٹیشنز کہتے ہوئے نہیں تھکتے لیکن اس ملک اور قوم کو کوئی ایسا سچا سیاست دان نہ مل سکا کہ جو سیاستِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت میں احکامات الٰہی کی تنفیذ کر کے اس ملک کو امن وسکون کا گہوارہ بنا سکتا۔ پاکستان کے ایوان اقتدار میں پہنچنے والے جرنیل ہوں یا سیاستدان سب نے فرنگی کے چھوڑے ہوئے نظام کو حرز جاں بنا کر اس ملک کی بنیادوں تک کو ہلا ڈالا، پاکستانی قوم کو آزادی، روٹی، کپڑا اور مکان تو کیا دینا تھا ان سب نے مل کر غریب کے منہ سے لقمہ تک چھیننے کی کوشش کی۔ مسلم لیگ ہو یا پیپلز پارٹی' عوامی نیشنل پارٹی ہو یا ایم کیو ایم۔ انھوں نے بات عوام کی مگر تحفظ اور بے پناہ دولت صرف اور صرف اپنی قیادتوں تک محدود کر دی۔ آج کوئی سندھ کے شہروں ٹھٹھہ، سجاول، بدین، گلارچی، سانگھڑ، عمرکوٹ، میرپور، تھرپارکر، جیکب آباد، لاڑکانہ، ٹنڈو محمد خان حتیٰ کہ حیدرآباد، سکھر اور کراچی تک چلا جائے اور وہاں جا کر دیکھے کہ سندھ کے گاؤں، گوٹھوں میں لاکھوں پاکستانی کس بے بسی، بے کسی اور بے پناہ غربت کے ہاتھوں مجبور ہو کر سسک سسک کی زندگیاں گزار رہے ہیں۔ کوئی پنجاب کے شہروں، دیہاتوں اور قصبوں میں گھوم کر دیکھے۔ کوئی خیبر پختونخواہ، کشمیر، گلگت بلتستان اور بلوچستان کے صحراؤں تک ہو کر آئے تو اسے اندازہ ہو کہ پینسٹھ سال گزر جانے کے باوجود بھی پاکستانی قوم کن شدید محرومیوں سے دوچار ہے۔ پاکستان صرف اسلام آباد کے محلات کا نام نہیں ہے۔ پاکستان صرف چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ ہاؤسز یا سرکاری بلڈنگوں کا نام نہیں ہے......

دکھ کی بات یہ ہے کہ قومی خزانہ صرف پارٹی قیادتوں اور حکمرانوں پر ہی نچھاور کر دینا جمہوریت کا حسن سمجھ لیا گیا۔

صرف سیاسی اختلاف کی بنیاد پر کانگریسی علماء کی پھبتی کس کر اللہ کے ولیوں کا مذاق اڑانے والے امریکی پٹاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے دانش فروش اس قوم کو جواب دیں کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے نومبر ۱۹۴۶ء انبالہ میں ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جو یہ فرمایا تھا:

''میں بھی پاکستان کا حامی ہوں مگر لولے لنگڑے پاکستان کا نہیں وسیع تر پاکستان کا جس کا ایک وجود ہو جو واقعی پاکستان ہو، پورا پنجاب اور پورا کشمیر اس میں شامل ہو، میرے نادان دوستو! تم ٹکڑوں میں بٹے ہوئے پاکستان کے پیچھے دوڑ رہے ہو۔ یاد رکھو! اس پاکستان کا مستقبل بڑا خطرناک ہوگا۔ اسلام کے نام پر حاصل کردہ اس پاکستان میں اسلام ہی کا مذاق اڑایا جائے گا۔ یقین جانو پاکستان میں اسلام نافذ نہیں ہوگا۔''

کانگرسی' کانگرسی کی رٹ لگا کر اکابر علماء کی تحقیر اور توہین کرنے والے جہلاء قوم کو بتائیں کہ کیا آج پاکستان واقعی وہی پاکستان ہے کہ جو لاکھوں جانیں دے کر حاصل کیا گیا تھا؟ کیا آج پاکستان میں کھلے عام اسلامی احکامات کا مذاق نہیں اڑایا جا رہا؟ کیا پینسٹھ برس بیت جانے کے باوجود کہیں دور دور تک بھی پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے آثار نظر آرہے ہیں؟

میں زندگی میں پہلی مرتبہ دار بنی ہاشم ملتان آیا تھا۔ برصغیر پاک و ہند میں انگریز سرکار کے سب سے عظیم باغی خطیب کے جانشینوں سے مل کر دل کو قرار اور روح کو تازگی میسر آئی کہ انھوں نے مسلم لیگی یا پیپلز پارٹی کی قیادتوں یا ان کی اولادوں کی طرح اربوں، کھربوں کی جائیدادیں نہیں بنائیں۔ انھوں نے اپنے بزرگوں کے نام اور گدیوں کو فروخت کر کے ووٹ یا نوٹ نہیں مانگے۔ ان کے دامن پر پاکستان میں کرپشن کرنے کا کوئی داغ یا دھبہ نہیں ہے بلکہ ان کے عظیم اور سربلند باپ انھیں جو مشن تفویض کر گئے تھے، وہ پاکستان کی سلامتی کی خاطر فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے رات دن کوشاں ہیں۔ میں ان ناموں سے آگاہ ہوں کہ جو آج سیاست کے بڑے نام ہیں لیکن ان کے آباء نے انگریز سرکار سے وفاداری نبھاتے ہوئے مسلمانوں اور مجاہدین کی مخبریاں کی تھیں۔ میں ان شخصیات سے بھی واقف ہوں کہ جن کے باپ انگریزی سرکار کے بوٹ پالش کر کے جاگیردار اور وڈیرے بنے اور آج ان کی اولادیں پاکستان کو امریکہ کی کالونی بنانے پر تلی ہوئی ہیں۔ باپ پاکستان میں تبدیلی کے دعوے کرنے والوں کا لیڈر رہے اور اولاد برطانیہ میں یہودیوں کے زیر اثر پروان چڑھ رہی ہے۔

لیکن دار بنی ہاشم میں، سید کفیل بخاری اور ابن امیر شریعت سید عطاء المومن شاہ بخاری کو مل کر میں یہ بات دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان سید زادوں نے امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاریؒ کی سچی جانشینی کا حق ادا کر دیا اور فرنگی ''پالیٹکس'' میں لتھڑے ہوئے پالیٹیشنز کی اولادوں کی طرح مغربی جمہوریت کے کالے حسن کا شکار بننے کی بجائے وراثتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سینے سے لگائے رکھا۔

محمد علی جناح کا پاکستان انھیں پالیٹیشنز اور جرنیلوں کی بداعمالیوں کی بدولت آج طوفانوں میں گھرا ہوا ہے۔ نہ سرحدات کی حالت محفوظ ہے اور نہ ہی اندرون پاکستان میں کہیں امن و سکون نظر آرہا ہے۔ ملک بیرون سے زیادہ اندرونی طور پر ہونے والی سازشوں کا شکار بنا ہوا ہے۔ اس پاکستان کے تحفظ کے لئے کفیل بخاری جیسے سید زادوں کی ضرورت ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ جیسے نظریاتی مسلمان اور کمیٹڈ پاکستانی وہ تیار کر سکتے ہیں کسی اور کے بس میں نہیں، کیونکہ وہ قول و فعل کے تضاد کا شکار نہیں ہیں۔ پاکستان کی حفاظت کے لئے نظریاتی اور کمیٹڈ لوگوں کو اب سامنے آنا ہوگا۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

(مطبوعہ: روزنامہ اوصاف، ۲۱، ۲۲/ جولائی ۲۰۱۲ء)

© rasailojaraid.com